(رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب
قیمت سالانہ
پیشگی
ع ۱۲/

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب
قیمت سالانہ
پیشگی
ع ۱۲/

نمبر ۴۴ قادیان دار الامن والامان ۲۴- نومبر ۱۸۹۹ء جلد ۳

یہ ایک قابل قدر خط کا عنوان ہے جو ہم ذیل مین درج کرتے ہین- اور جس کو ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح القدس نے مولوی .... صاحب کے نام لکھا ہے

اس خط کی اشاعت سے لاہور کی مخالف ملہم پارٹی کو بھی اپنے اس اعتراض کی حقیقت معلوم ہو جاویگی جو انہوں نے قاضی سلیمان پٹیالوی کی کاسہ لیسی کرکے حضرت حجۃ اللہ فی الارض جناب مسیح موعود علیہ السلام پر کیا تھا-

چونکہ یہ گرامی نامہ بہت سے شکوک کو رفع کرنے والا اور تاریکی کے فرزندون کو نور ہدی دکھانے والا ہے اس لئے ہم اسکا نام نور دین ہی رکھتے ہین-

خدا تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس خط کے ذریعہ وہ غرض پوری کرے جس کو ملحوظ رکھکر ہمارے مخدوم نے اس کو لکھا ہے-

ایڈیٹر

راز ہا سازی کند حق آشکار
چون بخواہد رست تخم بدکار

مولوی صاحب مکرم معظم مولوی کرم دین صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ-

جناب کو معلوم ہوگا کہ راقم بھی ابتدار سن تمیز سے ہے کہ اپنی عمر کے بہت بڑے حصہ تک ان ملاؤن کو دیکھتا رہا ہے بل ان کو اب تک دیکھتا ہے جنکا سرمایہ فخر و امتیاز نہایت ہی محدود کتابین اور تھوڑا سا محدود علم ہے بل اگر آیۃ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے لحاظ پر ان کا امتحان لیا جاوے تو ان کو عالم کہنا اور ان کے چند طرہات کو علم سمجھنا صحیح نہین-

ان کی شامت اعمال سے ان کو ابتدا ہی مین ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا پڑھایا گیا اور یہ خود بھی پڑھاتے ہین ضارب کا مبتدا بنیکی لیاقت اور سکت ان مین کہان تھی کہ کہتے اَنَا ضَارِبٌ آخر نامردی سے بول اٹھے فَهُوَ ضَارِبٌ-

آپ کو مجھسے محبت ہے اور مجھے آپ سے اخلاص- پس اگر مین یہان یہ فقرہ لکھدون کہ آخر آپ نے بھی مرزا صاحب پر اور آپ کے صادق کلام پر ٹھوکر کھائی تو سلیمان کی قضا پر اسے فہو ضارب لا انا ضارب-

تعجب ہے کہ آپ ذہین- ہوشیار نوجوان اور سمجھدار ہوکر دھوکے مین

آگئے اور ذرہ بھی خیال نہ کیا کہ ایک طرف ایک عظیم الشان دعوے کا مدعی اپنی تحریر مین باسُبل کے حوالہ سے کچھ لکھتا ہے اور دوسری طرف ایک ملّا صاحب اُس کی تکذیب کرتے ہین بس ہمین کم سے کم مناسب ہے کہ نقل کی تصحیح تو کرلین۔

علم مناظرہ کے ابواب مین آپ صفائی پائین گے کہ نقل کے لئے تصحیح کافی ہے آپ تصحیح نقل کرلیتے تو آپ کو رو سخت کھٹکا کا صدمہ نہ پہونچتا۔

جناب من جس باب سے علوم کی ابتدا ہوئی ہے اُس مین صرف یا کا لفظ لفظ فعلا کے قریباً مساوی ہے اور غالباً پہلون نے اس عدم کو خیال کیا ہو مگر ان خلف نے تو الضرب یضرب ضرباً والقتل کشتن ہی سیکھا پس جنکے لئے الفت یہ ہے اُنھون نے یا تک کیا کیا سیکھا ہوگا۔

مجھے یاد ہے کہ مین جب کم عمر تھا ایک میرے پنڈدادن خانی دوست نے بڑے فخر اور طمطراق مین آکر اور بقدر عقل خود عمدہ بات خیال کرکے مجھے کہا کہ مینے ایک صرف ہوائی کی یا بہائی کی ایک شرح پیدا کی ہے اُس کا نام (مچھی) ہے اور مچھی پشتو مین بھڑ کو کہتے ہین جیسے عام پنجابی لوگ تنبوڑی اور مہذب لوگ زنبور کہتے ہین یہ نہایت عمدہ حاشیہ ہے بات بات پر اعتراض کرتا ہے واہ کیا خوبی ہے۔

جناب من وہ شرح یا اُس کی اور اخوات اُن کی معراج کا پہلا زینہ ہے جس کی سدرۃ المنتہی کا نتیجہ سلیمان کی غایت المرام بھی ہے غایۃ کے بعد سنا ہے کہ اُس کا اور تکملہ بھی شائع ہوا ہے غالباً وہ اُن کا نزول ہوگا۔ والا فلیس للغایۃ غایۃ

ہان میری اس تحریر پر وہ اعتراض کرسکتے ہین مگر جناب فہم والے انشاء اللہ تعالی سمجھہ بھی لین گے کہ ہیچ نیست وا عتراض ہیچ نیست

ایام طالب علمی مین بمقام رامپور (روہیلکھنڈ) طلبہ موجودہ سے سوال کیا گیا کہ میرزاہد رسالہ اور میرزاہد امور عامہ بل ملا جلال جو تعلیم مین ہر کس علم کی کتابین ہین تو ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے - یہ صرف خیالی باتون مین جھگڑنے والے کیا کہتے۔ الضرب یضرب پر پہونچانے کی سکت نہتی مولانا ان کی بدقسمتی سے یا ان کے ابتلا کے لئے ان کے مختار اور پسندیدہ اُن کتابون مین جنکو یہ قرآن کریم کی طرح یاد کرتے ہین بلکہ میرے ایک بوڑھے اور آپ کے قریب رہنے والے دوست نے ذکر کیا کہ ان کے ہم مکتب نے اسی ایک متن کی شرح پر چالیس حواشی کو سبقاً سبقاً پڑھ کر اناولاغیری کا عہدہ حاصل کیا سبحانک اللھم لا الہ غیرک۔

قرآن کریم کے مخالف لفظ کلمہ کی تعریف کی گو لکل ان یصطلح کا عذر اس کے لئے گھڑا جاویگا مگر اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل اور وہ تعریف قرآن مجید کے مخالف - احادیث صحیحہ کے مخالف - عامہ اہل اسلام کے مخالف -

کلمہ کو لفظ مفرد کہا ہے جو صدق کا محتمل نہین ہوسکتا - اور قرآن کریم فرماتا ہے تمت کلمت ربک صدقا اور رسول رؤف رحیم کا ارشاد ہے اصدق کلمۃ قالہا لبید الا کل شئ ما خلا اللہ باطل - پھر عامہ مومنین کا سچا اور پکا قول ہے جب ان کو کہا جاوے پڑھو کلمہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے اور پڑھتے بہرحال قرآن مجید کو ترک کرکے کہان سے کہان جا پہونچے - قرآن کی تفسیر بیضاوی سوا پاؤ یا سوا سیپارہ عمل کے لئے نہین بل اس لئے کہ اس مین علم ادب کے نکات ہین پڑھ لیتے ہین۔

جناب من مینے جب سے حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود و مرسل یزدانی ملہم ربانی مرزا غلام احمد قادیانی سلمہ اللہ کا دامن پکڑا ہے مجھے ان لوگون کے مقابلہ پر لکھنے کے لئے میرے دوست اور احباب نے بارہا مجھے ایماء اور بالآخر صریحاً کہا کہ تو بھی کوئی کتاب لکھ بلکہ بعض ہمارے آشناؤن نے سخت الفاظ سے بھی کہا۔

کل کی بات ہے جب آپکا خط مجھے مولانا الامام علیہ السلام نے دیا تو میرے قابل قدر دوست نے بلند آواز سے فرمایا نور الدین کب لکھو اور کب صاحب خط کو جواب ملے اُس وقت میرے دل پر جو گذرا اُس کا اندازہ لبشر کا کام نہین وہ میرے مولی کریم کو معلوم ہے - کچھ ایسے پر کچھ اپنے طاؤن پر غم کرکے خاموش ہوگیا لکل امر آمر نوی۔

میری خاموشی کا باعث

کچھ تو میری کم مایگی کچھ جوش شدید کا عطا نہ ہونا کہ مجھے مجبول ہوکر کام کرنا پڑے اور بڑا سبب یہ ہے کہ انکا جواب وہی (مچھی) کیسی بہت کتابین لکھوانا ہے یہ لوگ ہمیشہ بہاوری مین پھنسنا پسند کرتے ہین اور اسی مین خوش ہین۔

غور کرلو - گو صرف و نحو ضروری ہین مگر مبادی - پھر نہایت خطرناک غلطی منطق مین کہ جو کچھ ہے سو ہے مگر مبادی مین ہے - اگر مینے کہا بھی تو یہ مبادی کو غایت پر ناپسند کرکے وقت کو تباہ کرین گے۔

مامور من اللہ تو معذور ہے اس کی باتین نرالی وہ تو اس جماعت کا انسان ہے جو یفعلون ما یؤمرون آخر جناب نے بھی مبادی سے سخت کھٹکا کی دقت اُٹھائی - آپ سوچتے کہ لو فرضنا بفرض محال او فرض عنہ عوالہ غلط ہے تو اصل بات کیا ہے ایاتاویل الہام مین ملہم کو غلطی ہوتی ہے یا نہین جس کا پتہ ذھب وھلی

اور سفر حد سلیمہ سو لگ سکتا ہی-

مولوی صاحب! آج کل تو فتنۂ دجال کے باعث بائیبل ہر جگہ مین مل سکتی تھی آپ نے تاریخ کی دوسری کتاب کا اٹھارھواں باب دیکھ لیا ہوتا تو جناب کو کمال الصحیح معلوم ہو جاتا- کہ یہ سلیمان کا اعتراض من سلیمان ہے یا نہین-

کیا خوب ہے جو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوز الکبیر مین یہود کے حالات لکھتے ہوے ان علماء پر متوجہ ہو کر فرماتے ہین اگر خواہی کہ بینی او علماء سو کا نمونہ اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تو انکو اور ان کے طلبہ کو نصوص دین لعب سے ملعنب فرماتے ہین-

جناب نے گو امام الوقت مسیح الزمان لکھ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا مگر مرزا صاحب کے لکھے الفاظ مرسل یزدانی اور ان کے مریدون کے واقعی نہ بطور استعارہ ومجاز بل حقیقت کے طور پر مرسل یزدانی کو جناب نے خود ہی استعارہ ومجاز کے نیچے لانا پسند فرما کر کہا ہی کہ کیون ایسے دھوکے کے الفاظ استعمال مین لائین جاوین-

جناب من یضلل بہ کثیرا تو اس کتاب کی بھی صفت ہے جو اختلاف مٹانے کو نازل ہوئی- اور جس کا نام نور- ہدایت رحمت- مفصل- شفا ہے- پس اگر ناہم ابتلا مین پڑے تو کیا حرج ہی کیا حتی یمیز الخبیث من الطیب ضروری نہین- عبودیت کا اقرار جو ہمارے سید ومولی خاتم النبیین رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ الی یوم الدین نے فرمایا وہ واقعی اور سچا اور بجا تھا جیسے انما انا بشر مثلکم... مجید در مرسل یزدانی ہونا ... اور حقیقۃ پر مبنی ہے مرسل یزدانی کا کہنا خود توحید کا اقرار ہے-

اس طعن کے بعد کہ مرسل یزدانی کہنا دھوکا دہی ہے حالانکہ خود حضرت مرزا صاحب اپنے آپکو مرسل من اللہ یقین کرتے ہین- پھر آپ فرماتے ہین کہ آپ کی تصنیف کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہون یہ ہے العجب-

آپ کی رویا مین اول ظالموا انفسہم ہے جو آپ اب اسی لفظ کو قرآن مین ایک جگہ ملاحظہ فرماۓ- ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ- الا آپکا رویا اور خواب پورا صاف بھی نہین کیونکہ اس کا بہت حصہ آپ کے فہم مین نہین آیا- اور اس کی مبین وہ رویا صالحہ بکثرت اور مبین کی موجود ہین جن کو بطور مشتے از خروارے بسبیل ڈاک روانہ کرتا ہون- آپ اپنی رویا کو اس سے مقابلہ دو۔

پھر آپ نے سیاہ رنگ بھیڑین دیکھین ہین جو قادیان کی طرف جاتی ہین اور وہ عذاب بھی جو قادیان کی طرف چلا جاتا ہے-

مولانا اول تو بھیڑین سیاہ گوہ (قذر) کھانے والی اور پھر وہ قادیان بن نہین- قادیان کی طرف انشاء اللہ تعالے آپ دیکھ لین گے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا- مگر مولانا قادیان کی طرف تو راستہ مین بہت سارے اعداء بھی موجود ہین ہم نے مانا کہ وہ عذاب بھی مگر قادیان مین نہین بلکہ قادیان کی طرف غالبا لاہور اور بٹالہ راستہ مین ہے وہان کسی پر گرے-

اگر جناب پسند فرما دین تو میرا منشا ہے کہ آپ اس رویا کو بذریعہ اشتہار شائع فرما دین اس اشاعت کا نتیجہ انشاء اللہ بہت عمدہ ہو گا اور غیب تو وہی عمدہ ہوتا ہے جو لکھ کر عام طور پر سامنے کیا جاوے اللہ تعالے فرماتا ہے ام عندہم الغیب فہم یکتبون-

آپ کی رویا شائع کی جاوے تو آپکو پتہ لگے کہ پیشگوئیون کا پھیلانا کیسا امر ہے-

اب مین پھر آپ کے سخت کلمہ کے باعث پر توجہ کرتا ہون- جناب کو شاید بائبل نہ ملے اس لئے باب نقل کرکے خدمت مین روانہ کرتا ہون ذرہ غور کرو کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے اور وہ روح خدا تعالے کی حضور سے پروانگی لے کر ان انبیاء کے پاس آئے تھے یا بعل سے پھر اس راستباز نبی نے بھی پہلے انبیاء کی نام سے ان ملائی تھی یا نہین- پھر اگر آپ کی تسلی نہ ہو تو جناب مجھے براہ راست اطلاع بخشین تاکہ مین جناب کو اس کی تفسیر معتبرین مفسرین کے حوالہ سے مفصل لکھ سکون والامر سہل

مین پھر جناب کو عرض کرتا ہون کہ جناب کثرت دعا اور کثرت استغفار کے بعد بہت تدبر اور غور سے کام لین فاوصیک بتقوی اللہ فقد فاز المتقون- وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون- ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

تاریخ باب ۱۸

اور یہوسفط نے شاہ اسرائیل سے کہا آج کے دن خداوند کا حکم دریافت کریجئے تب شاہ اسرائیل نے چار سو نبیون کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کیا ہم رامات جلعاد کو جنگ کے لئے جائین یا مین باز رہون وے بولے چڑھو اور خدا اسے بادشاہ کے قبضہ مین کر دیگا- پھر یہوسفط بولا ان کے سوا خداوند کا اور بھی کوئی نبی ہے کہ ہم اس سے پوچھین شاہ اسرائیل نے کہا کہ ایک شخص میکایاہ بن املہ ہے اس سے ہم خداوند کی مشورت پوچھ سکتے ہین لیکن مین اس سے دشمنی رکھتا ہون کیونکہ وہ میرے لئے نیکی کی نہین بلکہ ہمیشہ بدی کی پیش خبری کرتا ہے تب یہوسفط بولا بادشاہ ایسا نفرماوے- سو شاہ اسرائیل نے

ایک عہدہ دار کو بلا کے حکم کیا کہ املہ کے بیٹے میکایاہ کو جلد حاضر کر اور شاہ اسرائیل اور شاہ یہوداہ یہوسفط سمرون کے پھاٹک کے سامنے اسی میں در آنے کی راہ پر ایک کھلہان میں جا کے اپنے اپنے تخت پر شاہانہ لباس پہنے ہوئے بیٹھے تھے اور سارے انبیار ان کے حضور نبوت کر رہے تھے اور کنعنہ کے بیٹے صدقیاہ نے اپنے لئے لوہے کے سینگ بنائے اور بولا خداوند یوں فرماتا ہے کہ تو ان سے ارامیوں کو ایسا ٹھیلیگا کہ انھیں نابود کر ڈالے گا۔ اور سب نبیوں نے یوں ہی نبوت کی اور کہا کہ رامات جلعاد پر چڑھ جا اور کامیاب ہو کہ خداوند اُسے شاہ کے قبضہ میں کر دے گا۔ اور اس قاصد نے جو میکایاہ کے بلانے کو گیا تھا اُس سے کہا دیکھ سب انبیار ایک زبان ہو کے بادشاہ کو خوشخبری دیتے ہیں سو کرم کر کے اپنا کلام انھیں میں ایک کے مانند کہہ اور تو بھی خوشخبری دے۔ میکایاہ بولا خداوند حی کی قسم جو کچھ میرا خدا مجھے فرماوے گا میں وہی کہوں گا۔ سو وہ بادشاہ پاس آیا تب بادشاہ نے اُسے فرمایا میکایاہ ہم لڑنے کو رامات جلعاد پر چڑھیں یا ہم باز رہوں اس نے جواب میں کہا کہ چڑھ جاؤ اور کامیاب ہو اور وے تمھارے ہاتھ میں گرفتار ہوں گے۔ پھر شاہ نے اُسے کہا میں تجھے کتنی بار قسم دے کے جتاؤں کہ تو مجھ سے کچھ نہ کہے مگر خداوند کے نام سے وہی جو سچ ہے۔ تب وہ بولا میں نے سارے بنی اسرائیل کو ان بھیڑوں کی مانند جو بے چوپان ہوں پہاڑوں پر بھٹکتے ہوئے دیکھا اور خداوند فرمایا کہ کوئی ان کا آقا نہیں سو ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر سلامت چلا جاوے۔ تب شاہ اسرائیل نے یہوسفط سے کہا کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ وہ میرے حق میں نیکی کی نہیں بلکہ بدی کی پیش خبری کرے گا۔

اُس نے دوبارہ کہا کہ تم خداوند کے سخن کو سنو میں نے خداوند کو اسکی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی سارا لشکر اُس کے دہنے بائیں ہاتھ کھڑا تھا تب خداوند نے فرمایا کہ شاہ اسرائیل اخی اب کو کون ترغیب دے گا تا کہ وہ چڑھ جاوے اور رامات جلعاد کے سامنے کھیت آوے تب ایک یوں بولا اور دوسرا ووں بولا اُس وقت ایک روح نکل کے خداوند کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بولی کہ میں اُسے ترغیب دوں گی پھر خداوند نے فرمایا کس طرح سے۔ وہ بولی میں جاؤں گی اور جھوٹھی روح بنکے اُس کے سارے نبیوں کے منہ میں پڑوں گی خداوند بولا تو اُسے ترغیب دیگی اور غالب بھی ہو گی روانہ ہو اور ایسا کر۔ سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے منہ میں جھوٹھی روح ڈالی ہے اور خداوند ہی نے تیری بابت بری خبر دی ہے تب کنعنہ کا بیٹا صدقیاہ نزدیک آیا اور میکایاہ کے گال پر ایک تھپیڑ مار کے بولا کہ خداوند کی روح کون سی راہ ہو کے مجھ پاس سے نکلی اور تجھ سے بولی میکایاہ بولا تو اُس دن جب کہ تو اندر کی کوٹھڑی میں گھسے گا کہ چھپ رہے دیکھے گا۔ اور شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑ لو اور اُسے شہر کے ناظم اسون پاس اور یواس شہزادہ پاس لے جاؤ۔ اور کہو کہ بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ اس کو قید خانہ میں رکھو اور اُسے تنگ حالی کی روٹی اور اور تنگ حالی کا پانی دیا کرو جب تک کہ میں سلامت پھر نہ آؤں۔ میکایاہ بولا اگر تو کسی طرح سلامت پھر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہیں کہا پھر وہ بولا اے لوگو تم سب کے سب سن رکھو۔ بعد اس کے شاہ اسرائیل نے یہوسفط رامات جلعاد پر چڑھے۔ اور شاہ اسرائیل نے یہوسفط سے کہا میں اپنا بھیس بدل کے لڑائی میں چلوں گا پر تو اپنا لباس پہنے رہ سو شاہ اسرائیل نے روپ بدلا اور وے لڑائی میں گئے۔ اور شاہ ارام نے رتھوں کے سرداروں کو جو اُس کے ساتھ تھے فرمایا تھا کہ شاہ اسرائیل کے سوا کسی چھوٹے بڑے سے جنگ نہ کیجیو۔ اور ایسا ہوا کہ رتھوں کے سرداروں نے یہوسفط کو دیکھ کے یوں کہا کہ شاہ اسرائیل تو یہی ہے سو انھوں نے لڑنے کے لئے اُسے گھیرا تب یہوسفط نے دعا مانگی اور خداوند نے اُسکی مدد کی اور خدا نے انھیں اُس سے پھرا دیا۔ اور ایسا ہوا کہ جب رتھوں کے سرداروں نے دیکھا کہ وہ شاہ اسرائیل نہیں ہے تو وے اُس کا پیچھا کرنے سے باز آ کے لوٹ پھر گئے۔ اور ایک شخص نے بغیر شست باندھے تیر لگایا سو وہ اتفاقاً شاہ اسرائیل کے جوشن کے بندوں کے درمیان لگا تب اُس نے اپنے رتھبان کو کہا کہ باگ پھیر اور مجھے لشکر سے نکال لے چل کہ میں زخمی ہوا۔ اور اُس دن جنگ شدید ہوئی اور شاہ اسرائیل ارامیوں کے مقابل رتھ پر ٹھیرا رہا اور سورج ڈوبتے ڈوبتے مر گیا۔

پھر اس شخص کو اتنا خیال نہیں آیا۔ کہ خود ایک سکھ کا ملازم ہے اور انہ رمش سلیمٰن کا مصداق بنتا ہے تو ایک ملہم کو عیسی بن مریم ماننے میں کیوں مشکلات پڑے ہیں جناب اخیر پر غور فرماویں کہ
کہاں بنیان بعل کا ذکر ہے
اور سلیمان نے کیسا
دھوکا دیا اور
ٹھوکر کھائی
ہے

(۹۶)

مکتوب بیعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور جناب مرشدنا برحق - جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دامت فیوضہم وبرکاتہم وظلہم علی رؤس الطالبین - الی یوم الدین

ای مسیحا تو خلق سبحانی
مخزن فضل وجود رحمانی
ناصر دین حق بامر اللہ
کاشف سر علم حقانی
ذات پاک تو ہست فیض مناط
باعث رونق مسلمانی

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود - ۹ - نومبر ۱۸۹۹ء کو جو مینے خواب دیکھا ہے وہ ذیل مین گذارش ہے

رویائے صادقہ

ع

بری از خلل خالی از اختلال

مین ایک مسجد کے حجرہ کے اندر کہین باہر سے آکر داخل ہوا ہون اُس حجرہ مین پہلے سے گروہ منکرین بیٹھا ہوا ہی مگر تُفت وہراسان - لیکن حضور انور مرشدنا ومولانا کی سواری کی آمد آمد ہو رہی ہے - مین حضور کے راستہ کی طرف دیکھ رہا ہون کہ خاک قدوم بمنت لزوم حضور کو توتیائے بصر کرون - گروہ منکرین سے ایک اُن کا بڑا بولا کہ کیون کھڑے ہو گئے ہو - غلام بولا کہ حضرت مہدی مسعود ومسیح موعود قادیان دار الامان سے تمھاری خبر لینے کو تشریف لاتے ہین - خبردار - اور یہ شعر مبالغۃ میری زبان سے نکل گیا -

بیت

کجاست صوفی دجال شکل ملحد کیش
بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

میری برابر ایک بزرگ سفید ریش بھی کھڑے ہین اور حضور کا راستہ دیکھتے ہین وہ حضرت بزرگ اس شعر کو سنکر اس زور سے ہنسے اور مبارک مبارک کہکر قہقہہ مارا کہ میری آنکھ کھل گئی - آدھی رات سے کچھ زیادہ گذر گئی تھی - پھر غلام کو نیند نہ آئی - حضور اقدس بلاشک وشبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہین - ہر کہ شک آرد ...... کافر گردد - یہ اپنا اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب ہی

اب مین ایک گذارش قصیدہ میں عرض کرتا ہون برائے خدا - نہ برای عطا - اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد ومرشدنا احمد والہما واصحابہما اجمعین الی یوم الدین

مطلع اول

(بیان شکایت فلک)

جہان مین سب کی زبان پر ہی یہ مثل مشہور
جو دور ہوتا ہی آنکھو نسی ہی وہ دلسی دور
غلط ہی جو کہ یہ کہتے ہین دلکو دلسی ہی راہ
قبول کرتے نہین اسکو اہل عقل وشعور
رہ محبت والفت جہان سی ہے معدوم
ہین بخت بد سی فلاکت مین اہل دل مجبور
زمانہ بر سر پرخاش ہی خدا کے لئے
تو بیٹھ گوشہ مین گر صلح تجکو ہی منظور
زبان کو بند کر اب الحذر کا ہی یہ مقام
کہ ہر طرف سی بپا ہو رہا ہی شور وشرور
کہین گلو مین نہ تیری پڑے کمند ہوس
گری کہین نہ تجھے آسمان جفا پرور
اگر تردد دنیا سی ہی تو ڈالو انڈول
کہ رنگ چہرہ کا تیری جو ہوگیا کافور
نرکھہ مکدر دل شکر حق تو کر ہر دم
نچھوڑ دامن صبر وسکون کہ ہی یہ مقدور
بہانہ اشک الم چشم تر سی اے مجزون
کہ جائے دم زدنی ہے نہ یان بغیر قصور
بہوش باش کہ دنیا کے سب بکھیڑی ہین
مسبب اپنا خداوند ہی غفور وشکور
خدا کو یاد کر اور دل سی حرص دنیا چھوڑ
کہ بہتری ہی اسیمین اگر تو ہی معذور
نچھوڑ راہ ہدایت جو تجھہ مین ہو مقدور
نہ چھوڑ ذکر خدائے کریم تا مقدور
بذکر ایزد باری پڑھو تمین وہ مطلع
کہ جسکو سن کے خوش ہوجائین ساری اہل حضور

مطلع ثانی

خدای قادر بیچون وپاک رب غفور
قدیر وباسط وخالق ہو الشکور وصبور
وہی خدائے جہان قادر زمین وزمان
وہی ہے مالک مملوک دو جہان کا ضرور
کوئی نہین ہے شریک اسکا ہی وہ سب سی بڑا
کہ ذکر کرتا ہی اسکا ہر ایک وحش وطیور
تمام سنگ وشجر اور ہر ایک برگ وثمر
اسی کے وصف کا کرتے ہین ہر جگہ مذکور
کہان تلک کرون اُس خالق جہان کی ثنا
کہ ہے زبان مری عاجز قلم ہے بے دستور
کرم سے اپنی دیا ہمکو وہ رسول کریم
کہ جسکا نام معظم ہے عرش پر مسطور
محمد عربی سید زمین وزمان
حبیب قادر بیچون شفیع یوم نشور
ہزار دلسی کرین شکر پھر خدائے جہان
کہ اس کے بعد ہوا فضل اسکا اور وفور
شروع چودھوین اور تیرھوین صدی کے اخیر
ہوا مسیح ہویدا بفضل رب غفور
ہے قادیان مین وہ مرزا غلام احمد نام
کہ جسکی فیض رسانی سی ہی جہان مشکور
امام مرشد برحق مسیح دریا دل
کریم وفیض رسان ہے غیور ابن غیور
ہی دور تیرگی دنیا مین اس کے مقدم سی
کہ مثل نیر اعظم ہے اب شب دیجور
عجب ہے ذات مقدس مین جلوۂ انوار
کہ جسکی تابش رفعت سی آفتاب ہی دور
ہے اُس کے صدر پہ مکشوف علم قرآنی
کہ کان علم کا جوہر ہے وہ نگینۂ نور
مطیع دین خدا تابع رسول اللہ
مسیح فخر جہان اور امام مخز دہور
ندا فلک سی یہ آتی ہی سن لو اے لوگو
کہ لاؤ اس پہ تم ایمان خدا کا ہی منشور
تماما جس نے اُسے اپنا پیشوا و امام
تو یا وہ دو جہان سے مرا بکفر کفور*

*حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا منکر کافر ہوتا ہے منہ

حسین شاہ

شکوک مولویوں نے دلوں میں ڈالی تھے
مسیح چرخ چہارم پہ ہیں نشیمن وسرور
ہی غار سامرہ میں مخفی مہدی دوران
مدینہ میں وہ پہنچکر کرینگے اپنا ظہور
نہ ہی فلک پہ مسیح اور نہ مہدی ہامرہ مین
یہی ہی عیسیٰ موعود قائم امر ضرور
مسیح مرگئے ثابت ہی صاف قرآن سی
کچھہ اس میں شک نہیں ہرگز تو دلین خطور
بتا دیا ہمین حضرت مسیح اقدس نے
جو علم صدر کلام خدا مین تھا مستور
مین نام حضرت اقدس کا سن کے پھولگیا
زبان پہ مطلع یہ آیا بحاضری حضور

مطلع ثالث

بفضل جود و کرم ای امام فیض نشور
مسیح و مہدی موعود دنا صر و منصور
عیان ہی ذات مین جوہر تری مثالی مسیح
بنا دیا تجھے مولی نے مہدی جمہور
بیان تیری کمالات کا معہ تفصیل
کلام پاک مین ہی اور حدیث مین مذکور
مری ہین عیسیٰ مریم یہ اپنا ہے اقرار
بجائے اُس کے تو قائم ہوا ہی صدر سرور
تری کلام کا منکر جو ہو کوئی جاہل
بحکم داور عالم ہو خلق اُس سی نفور
تری کلام مین جو لوگ نکتہ چین ہو وین
خراب وخستہ وہ ہو جاوین سب کے سب مقہور
علم کراب تو منا اپنی ذوالفقار قلم
علی رکھا ہی ترا نام مصطفیٰ نے ضرور
مٹین جہان سی بطال اور سب جہال
ترا کلام مقدس ہو ہر جگہ مشہور
کرے شکستہ اُسے کسطرح کوئی مردود
دلیل ہین تمہ کر دعوی کی لولوی منشور
مین مدح تیری کرون ہی کہان یہ قدر مری
مین ایک ذرۂ ناچیز ہون تو عالم نور
مرید ہو تمہیں دل وجان سی آپ کا حضرت
نہیں ہی کچھہ بھی مجھے خوف شر دفتی و شرور
پھرون ہون جنگل وکہسار مین بحال خراب
عزیزون اور قریبون سی اپنی ہون مہجور
وطن سی دور ہون فکر معاش مین یا تنگ
فلک نے کر دیا ہی مجھکو جان سی مجبور
کہان تک کرون اظہار اپنی نکبت کا
نہ کچھہ معاش ہی اور یہ وطن مین گھر سی دور
کرو دعا کہ حسن پہونچ کر اپنی مطلب کو
خراب وخستہ ہی بیجان بخاطر رنجور

امابعد یہ خادم نادم حاشیہ بوسان حضور مین سے ملتجا ازراہ ادب عرض کرتا ہے کہ اس کمترین نیاز آگین زمرۂ بیعت کنندگان مین داخل فرمائین - آفتاب جاہ وجلال روشن رہے

الراقم

قاضی علی حسن ولد حاجی سید اسد علی قوم سید بخاری ساکن قصبہ چندوسی ضلع علی گڑھ ملک ہند - حال عرائض نویس صدر بند وبست جہلم ۱۳ر نومبر ۱۸۹۹ء

امام ہمام علیہ السلام سے بیعت کرنیوالوں کے نام

(۱) عنایت علی خان
(۲) احمد حسن - ساکنان لدہیانہ
(۳) نتھل - کاسا آباد ضلع "
(۴) سید احمد الدین کمپونڈر شہر ممباسا ملک افریقہ کلینڈینی ہاسپٹل ریلوی
(۵) منشی علی محمد ساکن بازید پور ضلع جالندھر حال وارد ملک ایسٹ افریقہ یوگنڈہ ریلوی شٹیشن دوئی
(۶) محمد الدین ٹھیکیدار - ملک افریقہ شہر ممباسہ ڈاک خانہ کلائڈینی مقام ہسپتال -
(۷) عمر الدین - جھبٹ ضلع لدہیانہ
(۸) نظام الدین - معرم کوٹ بگا ضلع گورداسپور
(۹) قاضی میر محمد - کوٹ کیلان - " گوجرانوالہ
(۱۰) محمد حسین " "
(۱۱) شمس الدین
(۱۲) ولی محمد
(۱۳) عبد الرحمن - کوٹلہ فقیر ضلع جہلم
(۱۴) منشی محمد دین عطار - شاہدرہ - لاہور
(۱۵) مولوی فضل حق - ننگیان والی ضلع گوجرانوالہ ڈاک خانہ گکھڑ -

---

گورنمنٹ کے لئے ایک مشکل الحل مسئلہ

یہ اُس مضمون کی سرخی کا ترجمہ ہے جسکو پایونیر الہ آباد نے اپنے ۲۹ - اکتوبر کے پرچہ مین شائع کیا تھا اور جس کو بعد پر مدراس اسٹانڈرڈ نے اپنے دو نومبر کے پرچہ مین نقل کیا -

پایونیر رقمطراز ہے -

لارڈ کرزن کو ہندوستان کی ولیسرائلٹی کا جائزہ لیتے وقت غالباً اس بات کا علم نہ ہوگا کہ اُن سے اس امر کی درخواست کی جائے گی کہ وہ کوئی ایک معیار اُن حریف مذاہب کی صداقت کے جانچنے کے لئے قائم کرین جو اُن کی سلطنت مین وفادارانہ جوش کے ساتھہ رائج ہین - مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مسلمانون کے مجدد ہین اور جن کے نام سے ہمارے ناظرین واقف ہین گے اپنے ایک مراسلہ مین جو گورنمنٹ ہند کو انھون نے پیش کیا ہے اور جس کو انھون نے ابھی حال مین طبع کیا ہی یہ درخواست کی ہے کہ گورنمنٹ کوئی معیار ایسا قائم کرے جس سے صریح اور بین طور پر اور بغیر گنجایش شک اور شبہ کے حریف مذہبون کی صداقت اور فضیلت کا فیصلہ ساری دنیا کے روبرو ہو جاوے - مرزا غلام احمد کا یہ مدعا ہے کہ یہ آزمایش دو طور سے ہونی چاہئے - اولاً ہر مذہب کی علما فضلا اپنی کتاب کے روسی اپنے مذہب کی اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دین جس سے اُس مذہب کی اخلاقی حالت اور فضیلت کا موازنہ ہو - دوم ہر مذہب کا سرگروہ اپنی مذہب کی صداقت کی ثبوت مین ایک آسمانی نشان دکھلاوے -

تا یہ بات ثابت ہو کہ کس مذہب میں ہنوز الٰہی طاقت اور ربانی قوت باقی ہے۔ البتہ بڑی ہوشیاری اور انتظام کے ساتھ اس آزمایش کی نگرانی ہونی چاہیے تاکہ آزمایش انسانی منصوبوں اور دستکاریوں سے محفوظ رہے اور اس وقت گورنمنٹ ایک ایسا فتویٰ جاری کر سکتی ہے جس کے رو سے تمام نیک دل لوگ اُس کے پابند ہو سکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صلاح اس اُنیسویں صدی کی اخیر میں کچھ انوکھی سی معلوم ہوتی ہے مگر وہ نیک دلی اور اخلاص کے ساتھ پیش کی گئی ہے تا اس کے ذریعہ وہ تمام شکوک اور اوہام جو دنیا کو منتشر کر رہے ہیں نابود ہو جاویں۔ مرزا صاحب مخلصانہ طور پر ایسا خیال کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرکاری قانون اس بارہ میں نافذ ہو تو وہ صلح اور امن اور مختلف مذاہب کے ایک ہونے پر بالکل مؤید ہوگا جو برٹش گورنمنٹ کے لئے برکات کا موجب ہوگا بشرطیکہ گورنمنٹ بھی ایسی ہی رائے قائم کرنے کی طرف مائل ہو۔ بہر حال وہ اس بات پر راضی ہیں کہ انھیں صلیب پر دیا جاوے اگر وہ ایسی آزمایش میں ناکام نکلیں اور اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں کر سکتا ہم شوق کے ساتھ دیکھنے کے لئے منتظر ہیں کہ کلکتہ کے بشپ صاحب ایسی آزمایش کا ذمہ ان شروط کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔

پایونیر کی مندرجہ بالا تحریر کے اقتباس کے بعد اس مسئلہ پر کسقدر روشنی ڈالدینا خالی از منفعت نہ ہوگا کہ گورنمنٹ عالیہ کا ایسی مذہبی معاملات میں توجہ کرنا اور ایسی مذہبی مجالس کا قائم کرنا جنمیں ہر ایک الہامی مذہب کے پیشوا اپنے اپنے مذہب کی صداقت کو دلائل بینہ اور آسمانی شواہد سے ثابت کریں کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں ہو سکتی بلکہ قدیم الایام سے دستور چلا آیا ہے کہ ہر مہذب اور شائستہ گورنمنٹ نے مختلف مذہبی مذاکروں کے ذریعہ صداقت کے اصولوں کی اشاعت میں مدد دی ہے۔ اکبر اعظم کے زمانہ میں ہفتہ وار ایک مذہبی مجلس ہوا کرتی تھی جسمیں ہر مذہب کے سرگروہ جمع ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی کہا جاتا ہے کہ بکرماجیت کے عہد میں بھی مذہبی چرچے ہوا کرتے تھے اور قیصر روم نے جبکہ رومتہ الکبریٰ کی سلطنت زبردست اور مہذب سلطنت سمجھی جاتی تھی ایسی ہی ایک مجلس قائم کی تھی۔ اور ہماری گورنمنٹ عالیہ کے عہد معدلت مہد میں بھی مذہبی آزادی کیوجہ سے مذہبی مباحثات اور مناظرات کی مجلسیں ہوتی رہتی ہیں گو گورنمنٹ اُنمیں کسی قسم کا پارٹ نہیں لیتی مگر تاہم گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت بھی نہیں۔

حضرت اقدس **مسیح موعود**ؑ چونکہ گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے فرمان پذیر اور **وفادار** خاندان کی یادگار ہیں اور جنھوں نے اپنے مذہبی اصول کی بنا پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری و فرمان پذیری کی تعلیم کو اپنی شرائط بیعت کا ایک جزو قرار دیا ہوا ہے اور عربی فارسی اُردو انگریزی کی بیسیوں کتابوں اور رسالجات کے ذریعہ کوتہ اندیش مسلمانوں کے دل سے اس خیال بد کو نکالنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا مہدی اور مسیح موعود دنیا میں نہ آئیگا جو آکر آتے ہی جنگ و جدل کریگا۔ بلکہ وہ دنیا میں امن اور صلحکاری کو پھیلائیگا۔ گو ایسے مسائل حقہ کی اشاعت پر اُنکی سخت مخالفت ہوگی اور ہو رہی ہے مگر وہ یوماً فیوماً ان مسائل کی اشاعت میں ہر قسم کی جائز سعی کر رہے ہیں۔ گو یا جسقدر لوگ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ ہوتے جاوینگے اسیقدر ایسی خیالات کو خیرباد کہکر صلح اور سلامتی کے فرزند ہو کر گورنمنٹ کے لئے موجب برکت ثابت ہونگے۔ کیونکہ امن پھیلیگا۔

امن عامہ کے پھیلانیکی حضرت مرزا صاحب نے بہت سی تدابیر وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کے حضور پیش کی ہیں۔ منجملہ ایک وہ تدبیر تھی جو ایک میموریل کے ذریعہ پیش کی گئی تھی کہ گورنمنٹ مذہبی مناظرات کو حد اعتدال پر لانے کے لئے یا تو دس سال کے لئے ایسے مناظرات بند کردے یا یہ قانون پاس کرے کہ کوئی فریق اپنے مخالف فریق پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس پر ہو سکتا ہے یا اس کی مسلمہ کتب سے خارج ہو غرض یہ ایک ایسی تجویز ہے جس پر اگر دور اندیش گورنمنٹ نے توجہ فرمائی جس کی ہم کو اُمید ہونی چاہیے تو آئے دن کے مذہبی جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے

اور پھر اُسی سلسلہ میں وہ درخواست ہے جسپر پایونیر کے مندرجہ بالا مضمون کا اقتباس ہم نے کیا ہے۔ جلد بازوں کی نزدیک ایسی چٹھی پر کچھ ہی خیالات ہوں لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو اس کی تہ میں بیش قیمت فوائد موجود ہیں جو عام صلحکاری کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ اگر لارڈ کرزن نے اپنے عہد کی حیثیت سے نہ سہی عام خیال سے بھی توجہ کی جو ضرور کرنی چاہیے تو ہم سمجھتے ہیں کہ علم امن کو بڑی ترقی ہوگی اور مذہبی ہنگاموں کے بازار سرد ہو جاوینگے۔ کیونکہ جو اس میدان میں نہ آئینگے پھر ان کا کوئی حق نہ ہوگا کہ دوسرے مذہب پر اعتراض کر کے دل آزاری کریں اور جو میدان میں اُتریں گے وہ بھی آسمانی شواہد سے اپنے مذہب کی صداقت پر مہر کریں گے۔

اور یوں عام طور پر **حق** کا اظہار ہو جاوے گا۔ اور **لارڈ کرزن** کے عہد کی بے نظیر اور عظیم الشان یادگار رہ جاوے گی

ہم آئندہ گنجائش نکال کر انشاء اللہ تعالےٰ اس پر بہت کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں

ایڈیٹر

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصولڈاک قیمت واپس لو یہاں کے یہی کافی ہے

(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی) جو دو قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت خارجہ ؁ داخلی ؏

(۲) بواسیر خونی بادی کے لئے اکسیر ؏

(۳) دافع جریان ہر قسم .... للعہ

(۴) آتشک .... ؁

(۵) سوزاک کہنہ وجدید ..... ؏

(۶) خضاب سا لا نہ جو تیل کیطرح لگایا جاتا ہے ؏

(۷) مصفی خون .... عہ

(۸) آنکھوں کا سرمہ فی تولہ عہ

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے لئے ہے اگر اس قدر دوائی سے کوئی نقص باقی رہے زاید دوا مفت دیجاویگی

حکیم

محمد امین ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس امر کے تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھر وال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ ۵ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے سرمہ کی اشتہار بازی سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور +

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ نہایت ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پیپ والے پڑتے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے

راقم ڈاکٹر بر جلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاد ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کی نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۵ء میں جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا